قرآن مجید کے سندھی ترجمے اور تفسیریں

امیر الدین مہر

دنیا کے مختلف خطوں کے علماء نے جہاں قرآن مجید کی خدمت کی ہے وہاں خطۂ باب الاسلام (سندھ) کے علماء نے بھی اس میدان میں کارِہائے نمایاں انجام دئے ہیں ۔ بلکہ بعض محققین کے نزدیک دنیا میں سب سے پہلا قرآن مجید کا ترجمہ سر زمین سندھ میں ۲۷۰ ھ میں ہوا ۔ یہ ترجمہ گیارہ سو سال پہلے کا ہے ۔ مشہور سیاح بزرگ بن شہر یار ناخدارا مہر مزی نے عبداللہ بن عمر بن عبدالعزیز ہباری والی منصورہ کے حال میں لکھا ہے کہ ۲۷۰ ھ میں الور (موجودہ شہر روہڑی سندھ) کے راجہ مہروگ بن رائنگ نے عبداللہ کو لکھا کہ وہ اسے اسلامی تعلیمات سے روشناس کرائے چنانچہ امیر نے منصورہ سے ایک عالمِ دین عبداللہ نامی (جو کہ سندھ میں رہ کر سندھی سیکھ چکا تھا) کو الور بھیج دیا (۱) اس نے راجہ کے لئے سندھی زبان میں قرآن مجید کی تفسیر لکھی اور تین سال تک راجہ کو اسلام کی تعلیم دیتا رہا ۔ بالآخر راجہ مسلمان ہو گیا مگر ملکی مصالح کی بناء پر اسلام کا اظہار نہ کر سکا تاہم اپنے استاد کو کئی من سونا نذر کیا (۲) ۔ اس کے بعد برصغیر کا سب سے پہلا فارسی ترجمہ بھی اسی

سر زمین میں مخدوم لطف اللہ بن مخدوم نعمت اللہ المعروف مخدوم نوح رحمہ اللہ (۱۵۰۵ء ـ ۱۵۹۰ء) ساکن ھالہ ضلع حیدر آباد سندھ نے کیا جو حال ھی میں سندھی ادبی بورڈ نے شائع کیا ہے ـ خطہ سندھ اور سندھی زبان کو یہ شرف اس لئے حاصل ہے کہ برصغیر پاک و ھند میں سب سے پہلے اسلام کو لبیک کہنے اور اسلام کی روشنی سے منور ہونے والا خطہ سندھ ھی ہے نیز سندھی زبان وہ علمی و ادبی زبان ہے جو برصغیر کی قدیم ترین علمی زبانوں میں سے ایک ہے جو اپنی قدامت ، وسعتِ الفاظ و لغات ، فصاحت و بلاغت اور نثر و نظم کی کثرت کی وجہ سے اعلی مقام رکھتی ہے ـ

سندھی زبان کی تاریخ قدیم ہے ـ یہ پراکرت زبان کی شاخ وراچڈا سے بنی ہے ـ اس زبان کا وجود کب سے ہے یقین سے کچھ نہیں کہا جا سکتا بقول علامہ غلام مصطفی قاسمی صاحب یہ زبان حضور نبی علیہ السلام کے زمانے میں موجود تھی اور امام ابوحنیفہ کے دادا جو کہ حضرت علی کے دور میں مسلمان ہوئے تھے اس وقت کے سندھ سے تعلق رکھتے تھے ـ (۳) آثار سے معلوم ہوتا ہے کہ عرب جب سندھ میں آئے تو اس وقت سے سندھی عربی رسم الخط میں لکھی جانے لگی تھی البتہ بعض عرب سیاحوں نے مثلاً اصطخری اور المقدسی جو کہ بارھویں صدی عیسوی میں سندھ آئے تھے ، نے لکھا ہے کہ دیبل ، منصورہ اور ملتان میں عربی و سندھی دونوں زبانیں بولی جاتی تھیں ـ

عربی اقتدار کے کمزور ہونے کے بعد سندھ میں ایک مقامی راجپوت خاندان سومرہ برسراقتدار آیا ـ یہ خاندان ۱۰۵۱ء سے ۱۳۵۱ء تک برسراقتدار رھا اس کے زمانہ میں سندھی زبان کو فروغ حاصل ہوا ـ اس زبان کے قدیم ترین نمونوں کا تعلق سومرہ عہد ھی

سے ہے۔ اسی دور کے شعراء میں سے ایک شاعر اسحق آھنگر (۱۳٦۰ء کے قریب کا دور) کا ایک شعر محفوظ ہے۔ پھر ھالہ کنڈی کے دو شعر ملتے ھیں جو ۱۵۲۸ء میں ایک محفل سماع میں پڑھے گئے تھے۔ اس کے بعد قاضی قاضن (م ۱۵۵۱ء) کے سات شعر ملتے ھیں ان کے بعد مخدوم نوح (۱۵۰۵ء تا ۱۵۹۰ء) کے چند اشعار ملتے ھیں۔ اس کے بعد مخدوم پیر محمد لکھوی وفات ۱۵۹۰ء کا بیاض خادمی اور پھر شاہ عبدالکریم بلڑی والے (۱۵۳۷ء تا ۱٦۲۲ء) کا کلام ملتا ہے۔

سندھی زبان سندھ میں مختلف حکمرانوں کے بدلنے مثلاً ارغونوں ، ترخانوں اور مغلوں کے ادوار میں سست رفتاری سے آگے بڑھتی رھی تاآنکہ مقامی کلہوڑہ خاندان (۱۷۱۹ء تا ۱۷۸۳ء) برسراقتدار آیا تو سندھی کے پژمژدہ چمن میں بہار آ گئی ، اسی دور میں سندھ کے مایہ ناز شاعر شاہ عبداللطیف بھٹائی (ولادت ۱٦۸۹ء وفات ۱۷۵۲ء) ھوئے جنھوں نے سندھی شاعری کو بام عروج پر پہنچایا اور اسی دور میں مولوی ابوالحسن ٹھٹوی (وفات ۱۱٦۳ھ) نے نثر کی پہلی کتاب مقدمۃ الصلوۃ لکھی۔ اس دور میں کلہوڑوں کی سرپرستی کی وجہ سے سندھی زبان نے خوب ترقی کی اور پھلی پھولی اور شعر کی اکثر اقسام میں شاعری ھونے لگی۔ اس لئے اس دور کو سندھی شاعری کا سنہری دور کہا جاتا ہے۔ کلہوڑہ خاندانِ حکومت کے بعد ٹالپر دورِ حکومت شروع ھوتا ہے اس دور میں نثر میں تصنیفات و تالیفات شروع ھوئی اور نظم و نثر دونوں نے ساتھ ساتھ سفر شروع کیا۔ اس دور کا عظیم ھفت زبان صوفی شاعر سچل (۱۱۵۲ھ تا ۱۲۴۱ھ) ہےاور ان کے ساتھ دوسرے بھی بہت سے شعراء میدان میں موجود رھے۔ پھر انگریزی دور ۱۸۴۳ء تا

۱۹۴۷ء آتا ہے۔ اس دور میں سندھی زبان کے لئے سر بارٹل فریئر نے موجودہ سندھی رسم الخط تشکیل دیا جو ۵۲ حروف کی صورت میں موجود ہے (٦)۔ سندھی زبان کی وسعت کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ سندھی نثر نگار مرزا قلیج بیگ ۳۰۰ سندھی کتابوں کے مصنف و مترجم هیں اس طرح اس دور کے عظیم محقق و نثر نگار ڈاکٹر نبی بخش بلوچ کی تصانیف مرزا قلیچ بیگ کے قریب هیں . اس سے سندھی زبان کی عظمت کا اندازہ هوتا ہے۔ چنانچه اس زبان میں هر موضوع پر هزاروں کتابیں لاکھوں صفحات میں پھیلی هوئی موجود هیں ۔ نیز سندھی زبان دنیا کی وہ دوسری زبان ہے جس میں اردو کے بعد سب سے زیادہ قرآن مجید کے تراجم اور تفاسیر موجود هیں . اردو انسائیکلو پیڈیا آف اسلام پنجاب یونیورسٹی کے مطابق اس وقت تک عربی کے بعد سب سے زیادہ قرآن مجید کے ترجمے و تفاسیر اردو میں هیں ، اس کے بعد سندھی زبان ہے جس میں دیگر زبانوں سے زیادہ ترجمے اور تفاسیر هیں جن کی تعداد ٦٧ ہے اور اس کے بعد فارسی کا نمبر آتا ہے۔ (٧) اهل پاکستان کو یه فخر حاصل ہے که عربی کے بعد ان کی اردو اور سندھی زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم و تفاسیر سب سے زیادہ موجود هیں ۔

,,قرآن مجید کے سندھی تراجم "

(۱) قرآن مجید مترجم از قاضی عزیز الله متعلوی (مٹیاروی) :۔

سندھی زبان میں قرآن مجید کا یه ترجمه سب سے قدیم ہے جو تیرھویں صدی هجری کی ابتداء میں قاضی عزیز الله متعلوی(۱۱٦۰ھ۔ ۱۲۴۰ ھ) نے کیا ہے موصوف اپنے دور کے جید علماء میں سے تھے۔ ان کے فرزند قاضی علی محمد بھی بڑے عالم اور خطاط تھے یه ترجمه قاضی محمد ابراهیم ناشر کتب نے ۱۸۷۰ء میں چھاپه خانه

محمدی پوری بندر گجرات سے شائع کیا اس کے بعد کریمی پریس بمبئی والوں نے کئی مرتبہ شائع کیا ۔ اس کا ایک ایڈیشن مطبوعہ ۱۳۴۰ھ بڑے سائز میں موجود ہے جس میں دو ترجمے دئے ہوئے ھیں ایک قاضی صاحب موصوف کا سندھی ترجمہ اور دوسرا شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کا فارسی ترجمہ ۔ حاشئے پر شان نزول درج ہے جو شیخ سعدی کی طرف منسوب ہے ۔ نیز فارسی میں فتح الرحمن کے تفسیری نوٹ از شاہ ولی اللہ درج ھیں ۔ یہ قرآن مجید بڑے سائز میں ۸۰۰ صفحات پر چھپا ہوا ہے ۔ مذکورہ ترجمہ سندھی نثر کا قدیم نمونہ ہے ۔ تاریخ طبع پر چند شعر درج ھیں ۔ مادہ تاریخ نتائج قلم معجز رقم حاجی الحرمین سید تجمل حسین ، ,,تجمل،، جلال پوری ۔

طبع نامی کریمی هست در آفاقها	انتخاب لاجواب و بی مثال و بے نظیر
مالک آن قاضی عبدالکـریم نامور	محو فرمان پیمبر ذاکـر ذکـر قدیر
این کلام الله چه با دو ترجمه	در همه اوصاف خوبی دلپسند و دلپذیر
گربچشم غور بینی صفحه صفحه حرف حرف	در صفا آیدنظر یکسان ز اوّل تا اخیر
بشنو از طبع ,,تجمل،، مصرع تاریخ سال	با دو معنی فارسی و سندھی قرآن منیر(۸)

۱۳۲۰ھ

(۲) قرآن مجید مترجم از مولانا محمد صدیق رحمۃ اللہ : ۔

یہ ترجمہ کافی قدیم معلوم ہوتا ہے ۔ ترجمے میں زبان جنوبی سندھ کی استعمال کی گئی ہے جو نہایت شیریں ہے ۔ دوسری خوبی یہ ہے کہ ترجمہ تحت اللفظ ہے اس لئے پڑھنے والا عربی زبان سے بھی واقف ہو جاتا ہے ۔ پھر فاضل مترجم نے حاشیے پر تفسیری نوٹ بھی لکھے ھیں جو ملا حسین کاشفی کی تفسیر حسینی اور تفسیر رؤفی سے لئے گئے ھیں ۔

ایک روایت یہ ہے کہ سیٹھ سکھدیو سابق ایم ایل اے کراچی کے دادا ایک صوفی منش انسان تھے انہوں نے مولوی محمد صدیق سے

قرآن مجید کا ترجمہ کرا کے چمن پریس کَراچی سے چھپوایا جسے وہ مفت تقسیم کرتے تھے خاص طور پر ان حجاج کرام کو جو کراچی سے حج پر جاتے تحفے میں دیتے تھے۔

مولوی مرزا منیر الدین جبلپوری نے اس ترجمے کی اشاعت کے متعلق فارسی میں مادہ تاریخ لکھا ہے جس سے مترجم کے علمی پایہ کا اندازہ بھی ہوتا ہے۔

زمطلعش شدہ طالع چو ماہ برکت وخیر — شدہ فروغ دہ صبح دھر شام سندھ
زجود و ہمت فیض محمد صدیق — پرست از مئے عیش و سرور جام سندھ
چوں دیدہ حضرت ممدوح از نگاہ کرم — زقصر چرخ بریں شد بلند بام سندھ
ہمیکہ بہ ممدوح ماخدا بخشند — نمود بذل توجہ سوئے نظام سندھ
زخرچ درہم و دینار کرد قرآن چاپ — بلند گشت زفیضش بدھر نام سندھ
برائے مصرع تاریخ او نظامی گفت — کلام پاک مترجم بحرف عام سندھ

۱۳۲۷ھ

مولانا سلیم اللہ نے عربی نثر میں تقریظ لکھی ہے جس میں مترجم ممدوح کی بہت تعریف کی ہے۔ مترجم نے قرآن مجید کے آخر میں ایک رسالہ تجوید اور اوقاف کے بارے میں سندھی زبان میں منسلک کیا ہے جو نہایت کار آمد ہے۔

ترجمے کے پہلے ایڈیشن کے بارے میں معلوم نہیں ہو سکا کہ وہ کہاں شائع ہوا۔ البتہ دوسرے ایڈیشن کی تقریظ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس سے پہلے بھی شائع ہو چکا ہے۔ اشاعت دوم حاجی ملک دین محمد لاهور کی طرف سے ہوئی ہے جو بڑے سائز میں ۵۳۶ صفحات پر مشتمل ہے۔ (۹)

(۳) قرآن مجید مترجم از مولانا تاج محمود امروٹیؒ (متوفی ۱۹۲۹ء ۵ ۔ نومبر) ۔ مولانا تاج محمود سندھ کے جید علماء میں سے تھے۔ آپ عالم باعمل ، پیرِ طریقت ، توحید کے علمبردار، قاطع شرک

و بدعت اور مدبر سیاستدان تھے۔ تحریک خلافت میں بڑھ چڑھ کر حصه لیا ، اور جمعیت العلماء هند میں شامل رهے اس سلسله میں جمیعت العلماء هند کے سالانه اجلاس منعقده دهلی ۱۹۲۴ء کی صدارت بھی کی تھی ، آپ مولانا عبیداللہ سندھیؒ کے مربی تھے ۔ نیز سندھی زبان کے بڑے ادیب اور شاعر تھے ۔ آپ کی یوسف زلیخا سندھی (پریت نامه) ، مولود اور کافیوں کی بیاض ادبی ذوق کی عکاسی کرتے هیں ۔

مولانا امروٹی نے جب قرآن مجید کے ترجمے کا اراده کیا تو پہلے تفاسیر کا بہت بڑا ذخیره جمع کیا ، پھر سندھی میں مستقل درس قرآن کا سلسله شروع کیا ، آپ کے حلقۂ درس میں اس دور کے بڑے بڑے علماء شریک هوئے تھے ، مثلاً ، مولانا عبیداللہ سندھی ، مولانا احمد علی لاهوری ، مولانا حماد اللہ هالیجوی ، مولانا عبدالوهاب کلاچی ، مولانا عبداللہ کھڈ هر والے اور مولانا عبدالقادر دین پوری وغیره ، نیز مرحوم کی خدمت میں مُنشی عبدالخالق شکار پوری اکثر رهتے تھے جو سندھی ادب کے بڑے ادیب تھے ۔

اس علاقے کے بعض بزرگوں سے معلوم هوا که مولانا ترجمه کر کے علماء اور ادباء کے سامنے توثیق کے لئے پیش کرتے تھے ۔ اس طرح اس دور کے علماء سے ترجمے کی توثیق هو جاتی تھی ۔ اس ترجمه کی ابتداء ۱۳۱۲ھ میں هوئی اور کئی سالوں میں پایه تکمیل کو پہنچا ۔ یه نہایت بامحاوره ، فصاحت ، بلاغت اور ادبی چاشنی سے بھر پور ترجمه ہے ۔ جس طرح شاه ولی اللہ کا فارسی ترجمه اعجاز کا درجه رکھتا ہے اس طرح یه ترجمه بھی ہے ۔

مولانا کی زندگی میں یه ترجمه پہلی مرتبه ,,الحق پریس ,, سکھر سے ٹائپ میں متنِ قرآن کے بغیر تین حصوں (دس دس پاروں) میں

آیتوں کے نمبروں کے ساتھ شائع ہوا ۔ جو نہایت عمدہ کاغذ پر دلکش تھا ۔ چونکہ اس دور کے علماء نے بغیر متن کے ترجمہ شائع کرنے پر اعتراض کیا تھا لہذا اس کے بعد والے ایڈیشن میں متن کے ساتھ شائع ہوتا رہا ۔

اس کے بعد یہ ترجمہ متن کے ساتھ متعدد مرتبہ مولانا احمد علی لاهوری (ولادت ۲ ۔ رمضان ۱۳۰۴ ھ وفات ۱۷ ۔ رمضان ۱۳۸۱ھ)(۱۰) کی کوشش سے طبع ہو کر خاص و عام تک پہنچتا رہا ہے۔

یہ ترجمہ اتنا مقبول عام ہوا کہ اس کے بعد جس عالم نے بھی قرآن مجید کا ترجمہ لکھا تو اسے پیش نظر رکھا اور اپنا رهنما بنایا ۔ (۱۱)

اس کا ایک نسخہ راقم الحروف کے پاس موجود ہے جو تاج کمپنی کراچی سے بہترین کتابت کے ساتھ ۱۳۹۲ ھ میں شائع ہوا ہے آخر میں سورتوں اور مضامین قرآن کی مختصر فہرست دی گئی ہے تاج کمپنی نے مختلف سائزوں میں اس کے متعدد ایڈیشن شائع کئے ہیں ۔

(۴) قرآن مجید مترجم بسه ترجمه :

اس میں متن کے ساتھ تین ترجمے دئے گئے ہیں ۔

(۱) پہلا ترجمہ فارسی شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ (م ۱۷۰۳ء تا ۱۷٦۲ء)

(۲) دوسرا ترجمہ اردو شاہ رفیع الدین رحمہ اللہ (۱۱٦۳ھ وفات ۱۲۳۵ھ)

(۳) تیسرا ترجمہ سندھی از مقتدر علماء سندھ

حاشیے پر موضح القرآن از شاہ عبدالقادر دهلوی رحمہ اللہ کا سندھی ترجمہ دیا گیا ہے۔ اس لحاظ سے یہ ترجمۂ قرآن مجید منفرد

حیثیت رکھتا ہے۔ سندھی ترجمہ کس نے کیا یہ بات واضح طور پر معلوم نہیں ہے، البتہ اتنا لکھا گیا ہے کہ سندھ کے مستند علماء نے یہ ترجمہ کیا ہے۔ یہ ترجمہ و تفسیری نوٹ بڑے سائز پر ۱۳۵۱ھ میں عباسی لیتھو آرٹ پریس کراچی سے شائع ہوئے۔ اس کی اشاعت کے بعد شیخ عبدالعزیز محمد سلیمان سابق ایڈیٹر الحق اور عباسی پریس والوں کا حق ملکیت پر اختلاف ہو گیا اور معاملہ عدالت تک جا پہنچا۔ دوسری مرتبہ میاں چنن الدین محمد شریف مالکان کتب خانہ مقبول ریلوے روڈ لاہور سے شائع ہوا۔ براویت مولانا غلام مصطفی قاسمی ,,عباسی کتب خانے کے مالک مولوی عبدالرسول نے کہا کہ یہ ترجمہ مولوی عبدالرحیم مگسی مرحوم سابق معلم ,,سندھ مدرسة اسلام،، سے کرایا گیا تھا۔ اس بات کی قاضی عبدالرزاق صاحب نے بھی تصدیق کی ہے۔ (۱۲)

(۵) قرآن مجید مترجم از قاضی عبدالرزاق مرحوم ابن قاضی احمد روہڑائی (ولادت ۱۸۹۳ء وفات ۱۹۶۱ء) :۔ قاضی صاحب مرحوم اصل میں روہڑی کے رہنے والے تھے پھر کراچی منتقل ہو گئے اور برسہا برس سندھ مدرسة الاسلام میں مدرس رہے۔ یہ کئی سندھی کتابوں کے مصنف اور اچھے کاتب تھے۔ آپ نے کچھ وقت سندھی روزنامہ ,,الوحید،، میں بھی کام کیا تھا۔ (۱۳) قرآن شریف کا یہ سندھی ترجمہ بامحاورہ لکھا گیا اور عباسی کتب خانہ سے ایک ہزار صفحات پر ۱۹۴۸ء میں شائع ہوا اس کے حاشیے پر تفسیری نوٹ بھی ھیں۔ قاضی صاحب نے دیباچے میں لکھا کہ میں نے ترجمہ کرتے ہوئے شاہ عبدالقادر اور شاہ رفیع الدین کے تراجم کو پیش نظر رکھا اور بعد یہی دوبارہ تفسیری نوٹ لکھتے وقت موضح القرآن، تفسیر شیخ الہند، تفہیم القرآن مولانا مودودی اور نور محمد دھلوی کی تفاسیر کو سامنے رکھا اور ان کی تفاسیر کا خلاصہ پیش کیا۔ (۱۴)

(٦) قرآن مجید مترجم از قاضی عبدالرزاق مرحوم :۔ مطبوعه از محمد عثمان ڈیپلائی مرحوم۔قاضی صاحب نے یه ترجمه محمد عثمان ڈیپلائی کے لئے نئے انداز سے لکھا جو سابقه ترجمه عباسی کتب خانے والے سے مختلف ہے۔ ڈیپلائی صاحب نے بتایا که پہلے پندره پاروں کا ترجمه قاضی صاحب نے کیا اور آخری پندره پاروں کا ترجمه محمد بخش واصف نے مولانا امروٹی والا ترجمه پیش نظر رکھ کر کیا تھا ۔ اس ترجمے کی طباعت میں یه جدت اختیار کی گئی که ایک طرف قرآن مجید کا متن ہے تو سامنے ترجمه دیا گیا ہے یه ترجمه اچھا مقبول ہوا ہے ۔ (١٥)

(٧) قرآن مجید مترجم از شیخ عبدالعزیز عرب :۔

یه ترجمه کرنے والا شیخ عبدالعزیز عرب دراصل نجد کا باشنده تھا ، تبلیغ یا کسی اور سبب سے اپنا وطن چھوڑ کر حیدر آباد سندھ میں سکونت اختیار کی اور مختلف طریقوں سے تبلیغ کرتا رہا ۔ ابتداء میں غیر مقلد اور حدیث نبوی کا متبع تھا پھر قرآن مجید کے ترجمے کا اراده کیا اور ترجمے کا انداز یه اختیار کیا که ترجمه بالکل لفظی ہو درمیان میں کوئی زائد لفظ نه آئے چنانچه اسی انداز سے ترجمه کر کے علماء سے تصدیق کرا کے شائع کر دیا ۔ (١٦)

(8) ترجمه قرآن مجید از مولانا محمد مدنی :۔

مولانا مدنی گانوء معروف بھنبھره تحصیل ہاله ضلع حیدر آباد کے باشندے تھے۔ تیره سال کی عمر میں مشرف باسلام ہوئے اور بمبئی کے راستے مکه مکرمه چلے گئے اور مکے کے شیخ الاسلام کے پاس ره کر تربیت و تعلیم حاصل کی کچھ عرصه آپ نے مدینه منوره میں بھی تعلیم حاصل کی ، اس کے بعد بیت الله شریف کے جوار میں مسجد حرام میں سالہا سال تدریس میں مشغول رہے پھر علامه عبیدالله

سندھی رحمہ اللہ کے حکم سے سندھ میں واپس تشریف لائے اور مدرسہ دارالرشاد پیر جھنڈے میں درس دیتے رہے ، اس کے بعد سندھ مدرسۃ الاسلام کراچی میں عربی کے استاد بنے ۔ یہاں مولانا مرحوم کو قرآن مجید کا سندھی میں ترجمہ کرنے کا شوق پیدا ہوا لہذا سالہا سال عربی تفاسیر اور لغات کا مطالعہ کرنے کے بعد بڑے انہماک سے ترجمہ شروع کیا ۔ علامہ غلام مصطفی قاسمی کے بقول بعض وقت آپ کو ترجمہ لکھتے ہوئے پوری رات گذر جاتی تھی . مولانا محمد مدنی نے ۱۹۷۹ء میں وفات پائی ۔

اس ترجمے کی خوبی یہ ہے کہ بامحاورہ ترجمے کے ساتھ قرآن مجید کا کوئی لفظ ترجمے کے بغیر نہیں چھوڑا گیا ۔ بعض مقامات پر ترجمے کی رو سے بعض مشکل تفسیری مسائل کا حل بھی کیا گیا ہے۔

اس ترجمے کی دوسری خوبی یہ ہے کہ حاشئے پر شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ کے تفسیری نوٹ بنام فوائد فتح الرحمن فارسی کا سندھی میں ترجمہ مولانا غلام مصطفی قاسمی صاحب کی طرف سے درج کیا گیا ہے۔ یہ سعادت صرف سندھی زبان کو حاصل ہے کہ اس میں یہ ترجمہ ہوا ہے۔

یہ قرآن مجید تقریباً ۱۵ مرتبہ چھپ چکا ہے اور حمائل سائز آفسٹ میں بھی چھپا ہے۔ اس کثرت سے اتنے ایڈیشنوں کا ختم ہونا مقبولیت کی علامت ہے۔ (۱۷)

(۹) <u>ترجمہ قرآن مجید از قاضی عبدالرزاق مرحوم :۔</u> مطبوعہ شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور ، قاضی صاحب مرحوم کا یہ تیسرا ترجمۂ قرآن کریم ہے ۔ یہ ترجمہ مولانا اشرف علی تھانوی کے ترجمے اور حاشئے پر بیان القرآن کے خلاصہ پر مشتمل ہے۔ اس ترجمے میں اردو محاورے کے مطابق اللہ تعالی کے لئے جمع کا صیغہ استعمال کیا گیا ہے

جو سندھی زبان اور محاورے کے لحاظ سے عجیب سا لگتا ہے۔کیونکہ سندھی تراجم میں اللہ تعالی کے لئے عربی محاورے کے مطابق واحد کا صیغہ استعمال ھوتا ہے۔

قاضی صاحب نے یہ ترجمہ اور حواشی بقول ان کے صرف سات مہینوں کے مختصر عرصے میں لکھے ھیں ۔ اس ترجمے کے شروع میں مضامین قرآن کی فہرست ہے جو ۴۰ صفحات پر مشتمل ہے ۔ پھر ایک نہایت مختصر لیکن جامع اعداد و شمار کی فہرست ہے مثلاً ھر پارے میں رکوع کی تعداد ، آیات کی تعداد ، ھر ایک سورۃ میں رکوع اور آیات کی تعداد ، قرآن مجید کی سورتوں کے نمبر ترتیبی ، ترتیب نزولی وغیرہ درج ھیں ۔ نیز قرآنی تعویذوں کے نقشے ، سورتوں کے خواص و فوائد اور فالنامہ دیا گیا ہے۔ یہ سارا مواد ساٹھ صفحات پر مشتمل ہے ترجمہ قرآن کے ۵۵۰ صفحات ھیں ۔ شیخ غلام علی اینڈ سنز نے ۱۹۶۱ء میں سفید کاغذ پر عمدہ خط میں شائع کیا ہے۔ اس کی تازہ طباعت ۲۱ نومبر ۱۹۸۷ء میں ۵۰۰۰ کی تعداد میں ھوئی ہے ۔ (۱۸)

(۱۰) قرآن مجید مترجم سندھی :۔ مقبول عام سکھر والوں کا شائع کردہ ۔ اس قرآن مجید کے مترجم کا نام نہیں دیا گیا ہے لیکن ایسا معلوم ھوتا ہے کہ شیخ عبدالعزیز عرب کے ترجمے ھی کو نقل کیا گیا ہے۔ (واللہ اعلم) ۔ (۱۹)

(۱۱) ترجمہ نور القرآن از مولانا احمد ملاح ابن نانگیو رحمہ اللہ:۔

(ولادت ۱۸۷۷ء وفات ۱۹۶۹ء) ، مولانا احمد ملاح ضلع بدین زیریں سندھ کے رھنے والے بڑے عالم تھے ، اللہ تعالی نے انھیں شاعری کا اعلی ملکہ عطا کیا تھا جسے انھوں نے اللہ تعالی کے دین کی اشاعت کے لئے وقف کیا اور توحید کی تبلیغ ، شرک و جھالت ، قبر پرستی ، پیر پرستی کے رد کے لئے استعمال کرتے رھے ۔ اس راہ میں

انھیں تکلیفیں دی گئیں لیکن سنت نبوی پر عمل کرتے ہوئے ثابت قدم رہے ۔ انھوں نے ایک درجن کتابیں نظم و نثر میں تحریر کیں اور آخر عمر تک لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرتے رہے ۔ مرحوم کا سب سے بڑا کارنامہ جو درحقیقت سندھ کی علمی تاریخ کا ایک عظیم کارنامہ ہے وہ قرآن مجید کا منظوم ترجمہ ہے ۔ یہ ترجمہ قدیم سندھی نظم میں ہے ۔ ابیات کو پڑھتے ہوئے شاہ عبداللطیف بھٹائی (م ١١٦٥ھ) کی شاعری کی یاد تازہ ھوتی ہے ۔ ایسا رواں ، سلیس ، بامحاورہ ، ادبی چاشنی سے بھر پور اور مفہوم کا حامل ترجمہ قرآن ہے کہ شائد ھی کسی اور کو یہ سعادت نصیب ہوئی ہو ۔ ان کے اس کارنامے کی قدر کرتے ہوئے سابق صدر اسلامی جمہوریہ پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق مرحوم نے مولانا مرحوم کو بعد از وفات تمغہ دے کر ان کی خدمات کا اعتراف کیا ہے ۔

یہ ترجمہ دو مرتبہ زیور طبع سے آراستہ ھو چکا ہے ۔ اس کی کتابت سندھ کے مشہور خطاط مولوی مشتاق احمد کے فرزند عبدالرؤف صاحب نے کی ہے ۔ ایک کالم میں قرآن مجید کی آیات ھیں تو بالمقابل منظوم سطریں ترجمے کی ھیں ۔ جو شاعر کا کمال ہے ۔ اس کی ایک طباعت حقی آفسٹ پریس کراچی میں ٢٠X٣٠ عمدہ کاغذ پر ہوئی ہے جو ٨٠٠ صفحات پر مشتمل ہے ۔ ناشر الحاج اللہ جڑیو خان ارباب ضلع تھرپارکر ہے ۔

اس ترجمے کی تصحیح ، کتابت اور ترتیب میں مولانا ملاح مرحوم کے شاگرد و معتقد مولوی عبداللہ جونیجے نے بڑی محنت کی جس نسخے سے یہ ترجمہ چھپا ہے وہ انھی کا لکھا ہوا تھا ۔ احقر نے اس ترجمے کی ایک ادبی و بلاغی خصوصیت یہ دیکھی کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کا ترجمہ سورۃ الفاتحہ سے لے کر الانفال تک سات

مختلف اشعار میں کیا گیا ہے ۔ الغرض مولانا مرحوم کا یہ ترجمہ عجیب ادبی اعجاز کا حامل ہے ۔ (۲۰)

(۱۲) ترجمہ قرآن مجید از خان بہادر گل حسن خان ٹالپر ریٹائرڈ ڈپٹی کلیکٹر :

موصوف شیعہ مسلک سے تعلق رکھتے ھیں ٹالپر بلوچ قبیلے کے چشم و چراغ تھے انہوں نے قرآن مجید کا ترجمہ کیا ہے ترجمے کو محمد جعفر ، رحمت اللہ خواجہ اور دیگر ممبران انجمن جعفریہ سیدپور بٹھورہ نے اپنے خرچ سے فل اسکیپ سائز میں قرآن مجید کے متن کے بغیر ۱۹۱۱ء میں طبع کرایا ہے ۔ (۲۱)

(۱۳) ترجمہ قرآن مجید از مولانا پروفیسر احمد علی انصاری ھالہ:

پروفیسر صاحب نے قرآن مجید کا تحت اللفظ سندھی میں ترجمہ شروع کیا ہے اور ایک ایک پارہ شائع کیا ہے اس وقت تک تین پارے طبع ہو چکے ھیں پارہ اول پارہ دوم اور پارہ تیسواں ادارہ فکر و نظر سکھر نے شائع کیا ہے ۔ یہ ترجمہ تا حال جاری ہے ۔ احقر کے پاس تینوں پارے موجود ھیں ۔

(۱۴) ترجمہ قرآن مجید از مولانا محمد رفیق صاحب استاد گورنمنٹ ایلیمنٹری ٹریننگ کالج حیدر آباد بروایت ابو الاسد مراد علی راھموں:

یہ ترجمہ مع مختصر تفسیری حاشیہ فل سائز میں طبع ہوا ہے ۔

(۱۵) ترجمہ قرآن مجید : از مولانا ھدایت اللہ انشاء ھالائی بروایت مولوی عبدالرحمن بروھی ، مولانا ھدایت اللہ ، اصل میں ھالا ضلع حیدر آباد کے ساکن تھے پھر کراچی چلے گئے اور وھاں عباسیہ کتبخانہ کے ساتھ وابستہ ہو گئے ۔ یہ اچھے کاتب تھے ۔ انہوں نے قرآن مجید کا ترجمہ کیا جو عباسیہ کتبخانہ جونا مارکیٹ نے طبع کرایا تھا ۔

(١٦) ترجمه پاره الم : كتب خانه شاه ولى الله اورينٹل كالج منصوره سندھ يه پهلے پارے كا منظوم ترجمه ہے۔ سندھى بہت ھى قديم معلوم ھوتى ہے۔ مخطوطه موجود ہے۔ (٢٢)

(١٧) ترجمه پاره الٓمّ از احمد على حاجى عبدالله لغارى طبع اول صفحات ٣٦ مطبوعه انڈس پرنٹنگ پريس حيدر آباد (١٩٧٠ء)

(١٨) ترجمه پاره عمّ از احمد على حاجى عبدالله لغارى طبع اول صفحات ٥٦ مطبوعه نشاط پرنٹرس پريس حيدر آباد ، ١٩٧١ء۔ (٢٣)

(١٩) ترجمه پاره سيقول از محمد عمر شيخ ، شائع كرده ايمكو لاڑكانه ١٩٦٦ء۔

(٢٠) پنج سوره مترجم از قارى عزيز احمد، صفحات ١١٢ مطبوعه از خورشيد عالم پريس لاهور ، سال ١٩٦٧ء ، اشاعت مولوى محمد عظيم تاجر كتب شكار پور۔ (٢٤)

غير مطبوعه تراجم قرآن مجيد :۔

(١) ترجمه قرآن مجيد از مولوى عبدالغفور كهڈه كراچى :۔

مولوى عبدالغفور مولانا محمد صادق مرحوم (ولادت ١٥ ـ مارچ ١٨٧٤ء م ١٨ جون ١٩٥٣ء) كهڈه والوں كے قريبى عزيز اور داماد تھے۔

انهوں نے مولانا عبيدالله سندھى رحمه الله سے بھى تعليم حاصل كى تھى ، اس لئے انهيں قرآن مجيد كى تعليم عام كرنے كا ذوق و شوق تھا۔ لهذا انهوں نے سندھ ماڈرن پبلشنگ هاؤس كے سابق مالک مياں بشير احمد مرحوم كے تعاون سے قرآن مجيد كا ترجمه شروع كيا۔ ان كا ترجمه بامحاوره ، سليس اور عام فهم ہے ترجمه كے ساتھ مختصر تشريحى نوٹ بھى هيں۔ ترجمه كے ابتدائى اڑھائى پاروں پر نظرثانى مخدوم امير احمد مرحوم حيدر آبادى نے كى نيز مولانا محمد مدنى رحمه الله اور مولانا غلام مصطفى قاسمى صاحب نے ترجمه ملاحظه

کیا ہے۔ اس کے پانچ پارے طبع ہوئے تھے کہ بشیر احمد صاحب کا انتقال ہو گیا ۔ یہ مکمل ترجمہ بشیر احمد مرحوم کے بیٹے عبدالستار صاحب کے پاس محفوظ ہے۔ (۲۵)

(۲) ترجمہ قرآن مجید از مولانا علامہ غلام مصطفی قاسمی مدظلہ

اس ترجمے کے بارے میں مولانا غلام مصطفی قاسمی نے خود تحریر فرمایا ہے کہ ,,شیخ غلام علی اینڈ سنز نے مجھ سے بامحاورہ ادبی رنگ میں قرآن مجید کا سندھی ترجمہ لکھوانا شروع کیا ، تفسیری نوٹ بھی اس کے ساتھ تھے ۔ ١٦ پاروں تک میں نے کام کیا لیکن مزید تجارتی معاملہ طے نہ ہو سکا اور مجھے کام روکنا پڑا ۔ یہ سولہ پارے ابھی تک شیخ صاحب کے پاس رکھے ہوئے ہیں ۔ مجھے اپنی محنت کا ابھی تک افسوس ہے،، ۔ (۲٦)

(۳) ترجمہ سندھی ,,کنز الایمان ،، از احمد رضا خان بریلوی رحمہ اللہ مترجم مولانا مفتی عبدالرحیم سکندری ۔ یہ ترجمہ مفتی عبدالرحیم سکندری صاحب نے حال ہی میں مکمل کیا ہے اور اس وقت طباعــت کے مرحلے میں ہے ۔ مفتی صاحب سندھ کے اچھے مدرسین میں شمار ہوتے ہیں ۔ آپ نے یہ ترجمہ بڑی عرق ریزی سے کیا ہے اور عمدہ طریقے سے اسے طبع کرا رہے ہیں ۔ (۲۷)

(۴) ترجمہ قرآن مجید از مولانا عبدالکریم بیر شریف :۔

مولانا عبدالکریم صاحب کا سندھ کے جید علماء و مدرسین میں شمار ہوتا ہے آپ ساری عمر مختلف مدارس میں درس دیتے رہے ہیں۔ اس وقت بھی بیر شریف میں جو کہ مولانا کا آبائی گاؤں ہے درس تدریس میں مشغول ہیں ، اس کے ساتھ ساتھ مولانا سیاست میں بھی حصہ لیتے ہیں اور بالائی سندھ میں خصوصی سیاسی اثرات رکھتے ہیں ۔ مولانا نے یہ ترجمہ کافی محنت اور طویل عرصہ صرف کر کے کیا ہے جو سندھی زبان کے تراجم میں اچھا اضافہ ہے۔

نیز یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ اب مولانا قرآن مجید کی تفسیر لکھ رہے ھیں ۔

(۵) ترجمہ قرآن مجید از مولانا حماد اللہ ھالیجوی رحمہ اللہ ،

مولانا نے قرآن مجید کا مکمل ترجمہ کیا اور کچھ تفسیر بھی لکھی لیکن یہ تاحال طبع نہیں ہوا ۔ (۲۸)

سندھی تفاسیر

۱) تفسیر ھاشمی از مولانا محمد ھاشم ٹھٹوی

سندھی زبان میں قرآن مجید کے تراجم کے بعد سندھی میں لکھی گئی تفاسیر کا جائزہ لیا جائے تو سب سے پہلے تفسیر ھاشمی کا درجہ آتا ہے اس لئے کہ یہ سب سے قدیم اور پہلی تفسیر ہے جو اسوقت موجود ہے ۔

اس تفسیر کے مصنف مخدوم محمد ھاشم ٹھٹوی ھیں ۔ مخدوم صاحب خِطۂ سندھ کے جیّد اور کبار علماء میں سے ھیں ۔ آپ ۱۰ ۔ ربیع الاول ۱۱۰۴ھ میں بمقام ٹھٹہ پیدا ہوئے اور ۸ ۔ رجب ۱۱۷۴ھ میں انتقال کیا ۔ آپ شاہ ولی اللہ کے معاصرین میں سے تھے ۔ مولانا موصوف سندھی ، فارسی اور عربی میں تقریباً ۱۵۰ کتابوں کے مصنف ھیں ۔ ان میں سے کافی کتابیں چھپ چکی ھیں اور بعض کا اردو اور سندھی میں ترجمہ بھی ہو چکا ہے (۲۹) ۔ آپ ساری عمر ٹھٹہ میں قیام پذیر رہے اور یہیں انتقال کیا ۔ " اگر آپ یہ تفسیر مکمل کرتے تو جس طرح شاہ ولی اللہ صاحب کا فارسی ترجمہ برصغیر میں مستقبل کے مترجمین و مفسرین کیلئے مشعل راہ بنا اسطرح خِطۂ سندھ کے علماء کیلئے یہ تفسیر اور ترجمہ راھنمائی کا کام دیتا ۔

یہ تفسیر پارہ عمّ اور تبارک الذی کی ہے اور قدیم سندھی نظم میں ہے تیسویں پارے کا ترجمہ اور تفسیر بمبئی کے کریمی پریس سے ڈمی سائز میں ۵۰۳ صفحات پر مشتمل طبع ہوئی تھی ۔

یہ تفسیر کیوں اور کب لکھی گئی ۔ اس کا جواب خود مترجم و مصنف مخدوم محمد ھاشم ٹھٹوی رحمه الله علیه نے اشعار میں دیا ہے۔ جسکی تلخیص درج ذیل ہے : ۔

,,اے مومنو!اچھی طرح کان لگا کر سنو که الله تعالی نے قرآن مجید حق کیساتھ اپنے پیغمبر پر نازل فرمایا جو بلا شک صحیح و سچی خبریں سناتا ہے۔ الله تعالی کی طرف سے وحی آئی پھر جنھوں نے اسکی پیروی کی ان کا ایمان سچا ہے ..... آخری پارے کی طرف لوگوں کی توجه زیادہ ہے اسلئے که ھر چھوٹا بڑا آدمی نماز میں اسے شوق سے پڑھتا ہے۔ پھر اسکی سورتیں اور آیتیں مختصر ھیں لیکن ان کے معنی کا سمجھنا مشکل ہے۔ لھذا میں نے اس کا عربی سے سندھی میں ترجمه کیا ہے۔ یه کام میں نے ۱۷ شعبان ۱۱٦۲ ھ میں شروع کیا اور اسکا نام ,,تفسیر ھاشمی " رکھا ۔ یا الله تو اپنے فضل سے مجھ پر رحم فرما ۔ "

تفسیر ھاشمی کی زبان اور رسم الخط کی اصلاح حاجی احمد خان ابڑو نے کی اور فردوس پریس حیدر آباد سے اسے شائع کیا ۔ (۳۰)

۲) ارشاد الصدیقین لھدایة المتقین ۔ معروف ,,تفسیر کوثر " شاہ مردان (ترجمه و تفسیر)

مخدوم محمد ھاشم ٹھٹھوی کے ترجمه اور تفسیر کے بعد یه پھلی تفسیر ہے جو ۱۲۹۰ھ میں مکمل ھوئی ۔ اس ترجمے اور تفسیر کا مؤلف مولانا محمد صدیق حیدرآبادی ہے۔ یه ترجمه پیر حزب الله شاہ پاگارے کے حکم اور ایماء سے لکھا گیا ۔ اسلئے اس کی پیر پاگاره

خاندان کی طرف نسبت کی جاتی ہے۔ خود مترجم و مؤلف نے سندھی اشعار میں اپنے اس عظیم دینی کام کا تعارف اسطرح کرایا ہے۔

,,سچے سید سخی سجادہ نشین صاحب دستار (پاگارے) نے صدق دل سے مجھے یہ حکم دیا جنکا اسم گرامی ,,حزب اللہ ،، ہے جو کافروں پر بڑے بھاری ہیں۔ انہوں نے مجھ ضعیف پر یہ بوجھ ڈالا کہ صاف سندھی زبان میں تفسیر قرآن کروں۔ جس سے محبوں کے دلوں کو ٹھنڈک حاصل ہو اور جو دشمنوں کیلئے غم ہو .... ،،

یہ تفسیر ۲۰ محرم الحرام ۱۲۹۲ھ میں مکمل ہوئی۔ اس ترجمہ و تفسیر کی تصنیف تو مذکورہ بالا سن میں ہو چکی تھی۔ البتہ طباعت دیر سے ہوئی۔ پہلی طباعت لیتھو میں ہے اور سن طباعت ۱۳۲۷ھ اور ۱۳۳۰ھ ہے۔ یہ دس، دس پاروں کی تین ضخیم جلدوں میں طبع ہوئی (بقول مولانا غلام مصطفی قاسمی صاحب) اسکی پہلی جلد انہوں نے نہیں دیکھی البتہ دوسری اور تیسری جلد انہوں نے ملاحظہ کی ہے۔ دوسری جلد کے صفحات ۸۶۴ سن طباعت ۱۳۲۷ھ اور تیسری جلد کے صفحات ۸۱۱ سن طباعت ۱۳۳۰ ھ ہے۔

اس تفسیر کا کاتب محمد عمر بختیارپوری (ضلع دادو) کا مشہور محقق اور عالم ہے۔ اس نے اپنی طرف سے تفسیر پر ایک نوٹ بھی لکھا ہے جو یہ ہے۔ ,,یہ تیسرا حصہ کتاب مستطاب تفسیر کوثر شاہ مردان، تاریخ پندرہ ماہ شعبان المعظم ،۱۳۳۰ھ (تیرہ سو تیس) میں از دست خاکسار ذرہ بے مقدار شکستہ قلم ناقص رقم المفتاق المفتقر الی رحمۃ ربہ الاکبر ابو ابراھیم محمد عمر سندی بختیارپوری مکمل ہوا۔

مولانا محمد عمر نے اس تفسیر کی تقریظ سندھی نظم میں لکھی ہے۔ جس میں انہوں نے پہلے حضرت شاہ مردان شاہ پیر پگارہ کی

تعریف کی ہے۔ ,,ان سردار (پیر صاحب) نے اللہ تعالی کی اعانت و راهنمائی سے اپنے خرچ پر ثواب کی نیت سے اسے طبع کرایا ۔ آخرت میں اجر و ثمر کیلئے یہ کام کیا ۔ اسطرح پہلا حصہ (جلد) مکمل ہوا۔

اس کام میں تفسیر کے مؤلف (مولانا محمد صدیقؒ) کے فرزند عالم فاضل عبدالطیف نے بھی مدد کی ہے۔ پھر تفسیر کے باقی دو حصے اللہ جلّ شانہ کے اذن سے تیار ہو کر طبع ہوئے ۔ ان دو حصوں کی طباعت میں حاجی احمد حریری (پاٹولی) نے اللہ کی رضا اور اجر آخرت کیلئے تعاون کیا "۔

آخر میں لکھتے ہیں : ,,مسکین محمد عمر عاجز، عاصی پر رب تعالی رحم فرمائے ۔ تفسیر کے طبع ہونے کی تاریخ ۱۳ رمضان المبارک ۱۳۳۰ھ ہے۔ اللہ تعالی پیر پاگارے کو آخرت میں اجر جزیل عطا کرے ، دین کی خدمت کی توفیق دے اور اولاد کو نیک و صالح کرے "۔

تفسیر کوثر کے متنِ قرآن کی تصحیح حافظ گل محمد حیدر آبادی نے کی جیسا کہ آخر میں مرقوم ہے : صحیح کننده حافظ گل محمد حیدر آبادی ، باهتمام منشی احمد دین لاهوریه مالک دبدبه حیدریه مشین پریس ,,اسکی ایک عمده طباعت سید سردار علی شاه مرحوم ایڈیٹر مھـران کے تعاون سے شیخ غلام علی اینڈ سنز لاهور نے ۱۹۶۳ء میں کی ہے۔ ایک اعلی ایڈیشن اور ایک هلکا ایڈیشن چھاپا ہے (اس ایڈیشن کو پانچ جلدوں میں شائع کیا گیا ہے) علمی لحاظ سے یہ تفسیر معتدل مسلک پر مشتمل ہے۔

اس کے بعد یہ تفسیر بهترین ٹائپ میں محمد عثمان ڈیپلائی کی کوشش و تصحیح سے پانچ جلدوں میں قرآن پریس حیدر آباد سے ۱۹۷۲ء میں طبع ہوئی ۔ ڈیپلائی صاحب نے ابتدائی لیتھو طباعت کی زبان اور صورت خطـی کی اصلاح کر کے جدید صورت خطی میں

منتقل کیا ہے اور اسکے ساتھ پرانہ طرز تحریر بھی تبدیل کیا ہے مثلاً ,,پھر آیا پاس اس کے ,,کو درست کر کے موجودہ محاورے" پھر اس کے پاس آیا " کر دیا ہے اور تقریباً دو ہزار صفحات محنت کر کے دوبارہ مرتب کئے ھیں ۔ جسکی وجہ سے اس کی افادیت بڑھ گئی ہے ۔ (۳۱)

۳ ۔ تفسیر مفتاح رشد اللہ از قاضی فتح محمد نظامانی

سندھ میں راشدی خاندان کی دینی ، روحانی ، علمی ، سماجی اور سیاسی خدمات سے سندھ کا ہر باشعور باشندہ باخبر ہے ۔ اس وقت اس خاندان کی معروف دو شاخیں ھیں ۔ ایک پیر پگارو کا خاندان جن کا مرکز پیر جو گوٹھ ضلع خیرپور میرس ہے ۔ اور دوسری شاخ پیر جھنڈے والے حضرات جو پیر جھنڈو نزد سعید آباد ضلع حیدر آباد میں مقیم ھیں ۔ مؤخر الذکر حضرات کی علمی و روحانی خدمات بہت زیادہ ھیں ۔ انہوں نے مختلف اوقات میں علم دین کی اشاعت ، توحید کی تعلیم اور شرک و بدعت کی بیخ کنی میں نمایاں کردار ادا کیا ہے ۔

ان حضرات میں حضرت مولانا محدث پیر رشداللہ شاہ جھنڈے والے بزرگ گزرے ھیں ۔ انہیں ,,خلافت دھنی " کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے ۔ انہوں نے حدیث کی کتاب طحاوی کے رجال پر ایک عالمانہ کتاب تصنیف کی جو دیوبند سے طبع ہوئی ۔ نیز پیر صاحب نے پیر جھنڈے میں ایک دینی مدرسے کی بنیاد رکھی جو آگے چل کر سندھ کے دینی مدارس میں منفرد حیثیت کا مدرسہ بنا اور مولانا عبیداللہ سندھی نے اس میں درس دیا ۔ اسطرح پیر صاحب نے ایک بڑی لائبریری قائم کی جو ایک دور میں برصغیر کی بڑی لائبریریوں میں شمار ہوتی تھی ۔

پیر صاحب کے ان کارناموں کے ساتھ ایک بڑا قابل قدر اھم کارنامہ یہ ہے کہ انہوں نے قرآن مجید کا ترجمہ اور تفسیر قاضی فتح محمد نظامانی سے سندھی میں لکھوائی ۔ اس تفسیر کا نام تفسیر ,,مفتاح رشد اللہ ،، ہے۔ یہ تین جلدوں میں ہے۔ یہ تفسیر ایک مرتبہ مخدوم محمد صدیق نورنگ پوتہ نے مطبع حسینی بندر روڈ بمبئی سے طبع کروائی ۔

تفسیر کے آخر میں مؤلف کی طرف سے ایک نوٹ لکھا گیا ہے جس سے سال تالیف اور اسکی ابتداء کا علم ھوتا ہے۔

,,اللہ جل شـــانہ کیلئے ہزار ھا حمد ھوں؛ جس نے اپنی توفیق اور مہربانی سے پہلے پارے کی تفسیر آج بروز جمعہ نماز جمعہ ادا کرنے کے بعد جمادی الاولی کے مہینے کی ۱۵ تاریخ سال تیرہ سو چھ (۱۳۰٦ھ)میں پوری کرائی اور مزید توفیق عطا فرمائے گا۔ جس سے آگے تفسیر شروع کرونگا ،، ۔ اس کی ایک طباعت و اشاعت ۔ محمد سعید کمپنی کراچی سے ۱۹۵۲ء میں ھوئی ۔

یہ تفسیر اپنے مضامین ، مندرجات اور تفسیری روایات کے لحاظ سے بہترین تفسیر ہے۔ اس میں تصوف کا رنگ غالب ہے۔ سندھی زبان کی تفاسیر میں بہترین علمی سرمایہ ہے۔ (۳۲)

۴ ۔ تفسیر تنویر الایمان فی تفسیر القرآن (مکمل ترجمہ و تفسیر) از مولانا محمد عثمان بن حافظ محمد نورنگ زادہ

مـــولانا محـمد عثمـــان اپنے وقـت کے بڑے متقی عالم تھے ۔ یہ قریہ کھوروواہ تعلقہ گونی ضلع ٹھٹہ کے رھنے والے تھے ۔ لیکن زیادہ عرصہ کراچی میں گزارا اور برس ھا برس سندھ مدرسۃ الاسلام میں فقہ کے معلم رھے اس عرصے میں یہ ترجمہ اور تفسیر لکھی ۔ چنانچہ تفسیر کے مقدمے میں اس طرح رقمطراز ھیں :

,,کثیر العصیان محمد عثمان بن قدوۃ الحفاظ مرحوم حافظ محمد نورنگ زادہ عرض کرتا ہے کہ ہر کلام کی عزت ، عظمت و بڑائی متکلم کی قدر کے مطابق ہوتی ہے اور ہر ایک جانتا ہے کہ کلام اللہ تمام کلاموں کا سردار اور بادشاہ ہے۔ کیونکہ اس کا متکلم خود اللہ تعالی ہے۔ ,,آگے چل کر لکھتے ہیں کہ " مجھے یقین ہے کہ مجھ جیسے ناقص ، کم فہم و کم علم کا کیا مقام ہے کہ اس کلام پاک کی تفسیر کرے ..... لیکن معلوم ہو کہ اس وقت پورے ملک میں اور خصوصاً سندھ میں جناب معلی القاب ، فیاض زمان ، ھادی گمراھاں حضرت پیر حاجی سید رشداللہ ، صاحب العَلَم (جھنڈے والے) جیسا علم شریعت کا جاننے والا کوئی نہیں ہے اور بحرِ حقیقت کا غواص بھی کوئی نہیں ہے ..... " اسکے بعد پیر صاحب کی مدح میں اشعار دیئے ھیں جنھیں طوالت کی وجہ سے چھوڑتے ھیں ۔

پھر آگے چل کر لکھتے ھیں کہ ,,اس تفسیر کا پہلا پارہ تیار کر کے حضرت پیر صاحب کی خدمت میں پیش کیا اور عرض کی کہ اسکی اصلاح فرمائیں ، نام تجویز کریں اور دعا فرمائیں ، چنانچہ آپ نے مہربانی کر کے اس تفسیر کو پڑھا کچھ اصلاح فرمائی اور اسکا نام ,,تنویر الایمان فی تفسیر القرآن " رکھا " ۔

فاضل مترجم و مؤلف نے ترجمہ اور تفسیر لکھتے وقت درج ذیل تفاسیر اپنے سامنے رکھیں ۔ (۱) تفسیر بیضاوی (۲)تفسیر کبیر (۳)خازن (۴)معالم التنزیل (۵)جمل (٦)مدارک (۷)تفسیر ابن عباس (۸)جلالین (۹)تفسیر عزیزی (۱۰) حسینی (۱۱) بحر مواج (۱۲) تفسیر رؤفی (۱۳) خلاصۃ التفاسیر (۱۴) تفسیر ثنائی ۔

اس تفسیر کا پہلا پارہ لیتھو میں بڑے سائز پر مولوی عبداللطیف بن مولوی محمد صدیق تاجر کتب جونا مارکیٹ کراچی نے اپنے مطبع

حسنی بمبئی سے ۱۴ رجب ۱۳۲۸ ھ میں طبع کیا ۔ اس پارے کے کاتب عبدالکریم ھیں ۔ دوسرے پارے کو حاجی احمد ، ریشم فروش (پاٹولی) فقیر کاپـڑ حیدر آباد سندھ نے اپنے خرچ سے چھپوایا ۔ اس کے بعد اس تفسیر کو بڑے سائز میں تیس پاروں میں علیحدہ علیحدہ اور مجموعے کی صورت میں آٹھ جلدوں میں مولوی محمد عظیم اینڈ سنز تاجر کتب شکار پور نے شائع کیا ہے جو اس وقت بھی بازار میں موجود ہے یہ تفسیر اپنی زبان ، فصاحت ، اور زور بیان کے لحاظ سے معیاری ہے ۔ سندھ کے معاشرتی و سماجی مسائل اور غلط عقائد کی خاص طور پر نشان دھی کی گئی ہے ۔ البتہ کہیں کہیں اسرائیلیات بھی موجود ھیں ۔ (۳۳)

نوٹ : یہ تینوں تفاسیر یعنی نمبر ۱ ، ۲ ، ۳ ایک ھی دور میں لکھی گئیں اور انکی اولین اشاعتیں بھی ایک ھی دور میں ہوئی ھیں ۔

۵) کلام اللہ مترجم مرتضائی مع تفسیر ضیاء الایمان

تفسیر تنویر الایمان سندھی کی مقبولیت و پذیرائی کو دیکھتے ہوئے شیعہ اثنا عشری نے اسی طرز اور سائز پر یہ ترجمہ اور تفسیر اپنے عقائد کے مطابق تیار کی اس تفسیر کے ابتداء میں دو پارے مارکیٹ میں آئے بعد میں مکمل تفسیر شائع ہوئی ۔

بروایت جناب عبدالـرسول مالک عباسی کتب خانہ جونا مارکیٹ کہ ,,مکمل تفسیر طبع ہوئی جو محبان علی علیہ السلام میں ھاتھوں ھاتھ فروخت ھو گئی "

اس تفسیر کا تعارف اسطرح کرایا گیا ہے کہ ,,یہ قرآن مجید کا بامحاورہ سندھی میں ترجمہ ہے جسکی محبان اھـلِ بیت کو ایک مدت سے آرزو تھی ، فوائدِ تفسیری مطابق مذھب اھل بیت مولوی میاں محمد خان مرتضائی نے تیار کیا اور باھتمام در محمد جمالـی کاتب نعمانی ، در مطبع جارج سٹیم لاھور طبع شد " ۔ (۳۴)

٦) **تفسیر احمدی از احمد بن کرم اللہ مخدوم نورنگ پوٹو**

یہ ایک چھوٹی سی تفسیر ہے جو فقط تیسویں پارے کے ترجمہ و تفسیر پر مشتمل ہے اور ڈمی سائز میں ۱٦۴ صفحات پر مشتمل ہے۔ مترجم نے ابتداء میں حمد و صلوٰۃ کے بعد لکھا ہے کہ ,,مجھ نادان ، انجان گنہ گار کے دل میں ایک دن یہ خیال آیا کہ اس جہان بے امان کو بقا نہیں ہے اور زندگی پر کوئی بھروسہ نہیں ہے۔ اس لئے کوئی ایسا کام کرنا چاہئیے کہ جس سے دارین کا فائدہ حاصل ہو۔ پھر ایک دوست نے مشورۃً لکھا کہ کوئی ایسی کتاب سندھی میں لکھیں جو سندھی خوانده ، کم پڑھے لکھے لوگوں کیلئے مفید ہو۔ یہ کتاب تفسیر شریف کلام اللہ کے آخری پارے کی ہو .... الحمدللہ کہ اللہ تعالی کے فضل و عنایت سے یہ کام مکمل کیا اور تفسیر احمدی نام رکھا "۔

اس تفسیر کے مادہ تاریخ کو اس دور کے بعض اهل علم نے سندھی میں منظوم کیا ہے۔ ہم یہاں صرف وہ شعر نقل کرتے ھیں۔ جس سے تاریخ تفسیر نکلتی ہے۔ چنانچہ مخدوم مولوی نور محمد صاحب نورنگ زادہ سابق پیش امام مسجد میمن گاڑی کھاتہ آرام باغ کراچی نے لکھا۔

نور کي تاريخ هاتف هي چئي   احمدی تفسیر فرقانی عجیب

۱۳۱۹ھ

مولانا محمد عثمان نورنگ زادہ معلم فقه (سندھ مدرسه) نے تقریظ لکھی جسکا وہ شعر عرض ہے جس سے تاریخ نکلتی ہے۔

قم وا کتب انت تاریخ عجیب   احمدی تفسیر قرآن قدیم

۱۳۱۹ ھ

مصنف نے خود بھی مادہ تاریخ کے بارے میں دو بیت لکھے ھیں۔

بعد تفسیر کلام پاک رب   سال هجری کیم دل کان طلب

غیب کان آواز هی آندم پڈم
,,احمدا،، لک خوب خاصی باادب (۳۵)
۱۳۱۹ھ

۷) ترجمة القرآن مع تفسیر الفرقان ، مولانا محمد مدنی (م ۱۹۷۹ء)

مولانا مرحوم کی سوانح حیات تراجم قرآن مجید کے بیان میں ——— هم نے بیان کی ہے۔ مولانا کی یه مختصر تفسیر ہے جو انهوں نے قرآن مجید کے حاشیے پر لکھی ہے۔ حاشیه زیاده تر شاه ولی اللهؒ کے فلسفه اور تفسیری نکات پر مشتمل ہے۔مرحوم نے بهت عمده طریقے سے آسان سندهی میں شاه صاحب کے مشکل مسائل کو بیان کیا ہے۔

یه ترجمه و تفسیر ۱۹۳۱ء میں لیتهو میں چهپے اور اسکے بعد دوباره نئی اصلاح کر کے شائع کئے گئے جو هاتهوں هاتهہ فروخت هو گئے ـ (۳٦)

۸) ترجمه و تفسیر پاره ۲٦ از مولانا محمد مدنیؒ

یه ترجمه و تفسیر ۲٦ پارے کی ہے جو رائل سائز میں ۱۰۵ صفحات پر مشتمل ہے۔ یه شیام آفسٹ لیتهو ورکس لمیٹڈ کراچی میں چهپی مولانا اسکے بارے میں لکھتے هیں ,,اس موجوده تفسیر میں میں نے یه طریقه اختیار کیا ہے که نقلی دلیلوں کو عقلی رنگ میں پیش کیا جائے تاکه قرآن مجید سمجهنے میں کوئی اشکال نه رهے اور همارے نئے روشن خیال بهائیوں کے دلچسپی کا باعث هو ـ اس غلام نے الله تعالی کے فضل و کرم سے پورے قرآن مجید کی تفسیر کا مسوده مکه مکرمه (زادها الله شرفاً و تعظیماً) میں ره کر اس طرز پر تیار کیا ہے،، ـ (۳۷)

(۹، ۱۰) ترجمه و تفسیر پاره ۲۶ ، ۲۷ از مولانا محمد مدنیؒ

یه ان دو پاروں کی الگ الگ تفسیر ہے اور علیحدہ علیحدہ طبع شدہ ھیں ـ ۲۸ پارے کی تفسیر رائل سائز کے ۱۳۲ صفحات پر مشتمل ہے۔ یہ تفسیر بھی شاہ ولی اللہ کے فلسفے کے مطابق لکھی گئی ہے۔ اور نقلی دلائل کو عقلی رنگ میں پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ سال طباعت ۱۳۵۸ ھـ ہے۔

(۱۱) تفسیر معلم القرآن ربع پارہ عمّ : از قاضی عبدالرزاقؒ

قاضی صاحب کی شخصیت کے بارے میں اس سے قبل ھم ان کے تراجم قرآن کے بیان میں ذکر کر چکے ھیں کہ انھیں قرآن مجید سے گہرا شغف تھا ـ جسکی وجہ سے انہوں نے قرآن مجید کے تین تراجم کئے اور دو کتابیں تفسیر پر تالیف کیں ـ اس شغف کی اھم وجہ یہ ہے کہ انکے اساتذہ میں مولانا عبیداللہ سندھیؒ اور مولانا محمد عثمان نورنگ زادہ جیسی شخصیات شامل تھیں ـ جسکی وجہ سے قرآن مجید کی خدمت کو انہوں نے اپنا مقصد زندگی بنایا اور آخر وقت تک قرآنی دعوت کو عام کرنے میں مصروف رھے :ـ

مذکـــورہ تفسیر صرف پارہ عمّ کے ربع اخیر کی ہے جو ۱۰۴ صفحات پر ٹائپ میں طبع ھو کر شائع ھوئی ہے۔ (۳۸)

(۱۲) تفسیر فتح الرحمن از قاضی عبدالرزاق مرحوم

یہ قاضی صاحب کی دوسری تفسیر ہے جو انہوں نے موجودہ دور کے تقاضوں کو مدّنظر رکھتے ھوئے لکھی ہے۔ کتابی سائز میں ۲۳۰ صفحات پر مشتمل ہے۔ یہ تفسیر نئی سندھ پریس کراچی سے طبع ھو کر مدینہ دارالاشاعـــت کراچی سے ۱۹۵۴ء میں شائع ھوئی ـ یہ دارالاشاعت بھی قاضی صاحب کا قائم کردہ ہے۔ (۳۹)

۱۳) تفسیر سورة سبا (تمدن عرب) از مولانا غلام مصطفی قاسمی

یه سورة سبا کی جدید رنگ میں تفسیر ہے۔ جسے مولانا عبیداللہ سندھی کے افادات کی روشنی میں مولانا غلام مصطفی قاسمی صاحب نے مرتب کیا ہے۔ رائل سائز میں پاکستان سے پہلے لیتھو میں شائع ہوئی ۔ (۴۰)

۱۴) تفسیر پارہ عمّ از مولوی مہرو ولد سرھیو ولد موٹیو ساکن پران لوئر سندھ

انہوں نے پارہ عمّ کی تفسیر ۱۲۰۶ھ میں مرتب کی ۔ تفسیر کی زبان ٹھٹہ کے علماء کی زبان سے مشابہت رکھتی ہے۔ یہ تفسیر بھی منظوم ہے۔ جو لیتھو میں چھپی ہے صفحات ۴۷۵ ھیں ۔ (۴۱)

۱۵ ۔ تفسیر سورة یوسف از مخدوم عبداللہ ٹھٹوی ، وفات ۱۱۸۰ھ

مخدوم صاحب ٹھٹے کے مشہور علماء میں سے تھے ۔ کئی سندھی کتابوں کے مصنف تھے۔ انہوں نے سورة یوسف کی منظوم تفسیر لکھی جو قلمی صورت میں موجود ہے ۔ (۴۲)

۱۶) ترجمہ تفسیر ربع عمّ از مولوی عبدالرحیم منگسی

یہ ایک چھوٹی سی ڈمی سائز میں ۱۳۶ صفحات پر مشتمل لیتھو میں چھپی ہوئی ہے ۔ مولوی عبدالرحیم سندھ مدرسة الاسلام میں فقہ کے معلم رہے ھیں ۔ کتاب کے آخر میں چند علماء کی تقاریظ موجود ھیں ۔ مثلاً مولانا عبدالکریم ، حافظ غلام رسول قادری اور حکیم عبدالخالق وغیرہ ۔ (۴۳)

۱۷) درس قرآن چار حصے : مترجم محمد حسن بھٹو

یہ درس کا سلسلہ سیرت کمیٹی لاھور نے اردو میں شروع کیا تھا۔ اسے فقیر محمد حسن بھٹو نے سندھی میں ترجمہ کر کے مفت تقسیم

کیا ۔ یہ سلسلہ قرآنی تعلیم کو عام کرنے کیلئے نہایت کارآمد و مفید تھا ۔ اگر یہ سلسلہ جاری رهتا تو ایک آسان اور عام فہم تفسیر تیار ہو جاتی (۴۴)

۱۸) ترجمه و تفسیر سورة یٰسٓ از قاضی عبدالکریم ساکن کهاهی کڈهن ضلع نواب شاه

یه بزرگ اٹهارویں صدی عیسوی کے هیں ۔ انہوں نے الف اشباع کی نظم میں سورة یٰسٓ کا ترجمه و تفسیر لکهی ہے۔ جو غیر مطبوعه ہے ۔ (۴۵)

۱۹) الہام الرحمن (تفسیر پاره الم) از مولانا عبیدالله سندهی ترجمه سندهی از مولانا دین محمد وفائی و مولانا غلام مصطفیٰ قاسمی

مولانا عبیدالله سندهی رحمة الله علیه کی خدمات میں سے ایک اهم خدمت قرآنی تعلیمات کی اشاعت ہے ۔ چنانچه وه جہاں رهے درس دیتے رهے ۔ انکے تفسیری نکات و ارشادات کی اشاعت کیلئے مولانا محمد صادق کهڈه کراچی کی زیــر سرپرستی بیت الحکمت نامی ایک اداره قائم کیا گیا جسکا مقصد یه تها که مولانا سندهیؒ کے تفسیری نوٹس مختلف زبانوں میں شائع کئے جائیں ۔

سندهی میں تفسیر کا کام مولانا دین محمد وفائی نے شروع کیا اور نصف پاره تک لکهہ پائے تهے که اجل نے هاتهہ روک دیا اور راهی بعدم هوئے ۔ انکے بعد یه کام مولانا غلام مصطفی قاسمی صاحب نے شروع کیا اور پاره الم مکمل کر کے بیت الحکمت کی طرف سے الوحید پرنٹنگ پریس لیتهو میں طبع کرا کے ۱۹۵۲ء میں شائع کیا "۔ اس تفسیر کا دوسرا ایڈیشن ماسٹر عبدالواحد سعید آبادی نے ٹائپ میں ۱۹٦٦ء میں شائع کیا ۔ جو ۲٦۴ صفحات پر مشتمل ہے اور جلد هی ختم هو گیا راقم الحروف نے اس کا مطالعه کیا ہے۔

علامه مولانا غلام مصطفی قاسمی صاحب اس تفسیر پر مزید کام کر رہے ھیں اور انکے ارشاد کے مطابق جلد ھی دیگر پارے شائع ھو جائینگے ۔ (۳٦)

۲۰) تفسیر سورۃ محمد (صلی الله علیه وسلم) مترجم مولوی محمد یوسف ندوی

یه تفسیر دراصل شیخ بشیر احمد لدھیانوی نے مولانا عبیدالله سندھی کے تفسیری افادات سے جمع کر کے اردو میں شائع کی تھی ۔ جسکا ترجمه مولوی محمد یوسف ندوی تحصیل ھالا نے ماسٹر میاں عبدالوارث سعید آبادی کے حکم سے سندھی میں کیا اور لیتھو میں کراچی سے ۱۹۵۸ء میں شائع ھوا ۔ اس کی طبع اول ھاتھوں ھاتھ فروخت ھو گئی اور دوسری بھی بازار میں آ گئی ہے ۔ صفحات ۱۲۸ (۳۷)

۲۱) تفسیر معارف القرآن تصنیف مولوی عبدالخالق کنڈیاروی (ضلع نواب شاہ)

مولوی عبدالخالق مرحوم نے ایک بڑی اھم اور عملی تفسیر نئے رنگ ڈھنگ سے لکھنی شروع کی اور تقریباً پانچ پارے لکھے تھے که اجل نے ان کا ھاتھ روک دیا —— مولوی ابوالھاشم عبدالخالق کنڈیاروی سندھی زبان کے اچھے ادیب گزرے ھیں ۔ اگر اجل مہلت دیتی تو سندھی میں ایک عمدہ تفسیر تیار ھو جاتی ۔

پہلے پارے کی تفسیر ۱۹۴۴ء میں وقف و مسجد سوسائٹی حیدرآباد کی طرف سے شائع ھوئی اور دوسرے پارے کی تفسیر ۱۹۴۸ء میں اسی سوسائٹی کی طرف سے شائع ھوئی ۔ اس کا سائز $\frac{۲۰ \times ۳۰}{۸}$ ہے ۔ ۲۵٦ صفحات پر بلاک اور عمدہ ٹائپ میں شائع ھوئی ۔

دوسرے پارے کی تفسیر کے دیباچے میں وقف سوسائٹی کے صدر الحاج محمد صدیق میمن مرحوم نے اس تفسیر کا تعارف اسطرح کرایا

کہ ,,الحمدللہ معارف القرآن کا پہلا پارہ سال ۱۹۳۴ء میں طبع ہو گیا ہے ۔ لیکن بعض مجبوریوں کی وجہ سے دوسرے پارے کی اشاعت کا کام اتنے سال رکا رہا ۔ علاوہ ازیں مرحوم و مغفور مولوی عبدالخالق صاحب کی ناگہانی وفات کی وجہ سے تالیف کا کام بھی معطل ہو گیا مولوی صاحب اپنی حیات میں ۵ پارے تیار کر گئے تھے جن میں سے یہ دوسرا پارہ طبع کرایا گیا ہے یہ تفسیر ۲۵٦ صفحات پر مشتمل ہے ۔ سائز رائل اور کاغذ سفید ہے ۔ سال اشاعت ۱۹۳۸ء حیدر آباد (۴۸)

۲۲) تفسیر سورۃ یوسف علیہ السلام : تالیف مولانا عبداللہ لغاری مرحوم

مولانا عبداللہ صاحب لغاری سندھ کے بڑے عالم و مفسر تھے ۔ جنہوں نے اپنی عمر عزیز کا بڑا حصہ قرآن مجید کے مطالعہ میں صرف کیا ۔ علامہ عبیداللہ سندھی کے خاص شاگردوں میں سے تھے ۔ چنانچہ مکہ مکرمہ پہنچ کر علامہ سے قرآن مجید کا ترجمہ و تفسیر پڑھی اور سینکڑوں صفحات پر نوٹس لئے ۔

سورۃ یوسف کے اس ترجمہ میں اپنے استاد کے نوٹس کے ساتھ ساتھ اپنی تحقیقات بھی تحریر کی ھیں ۔ یہ تفسیر فل اسکیپ سائز کے تین سو صفحات پر مشتمل ہے جو مخطوطہ کی صورت میں مولانا لغاری کے شاگروں کے پاس موجود ہے ۔ (۴۹)

۲۳) تفسیر حوامیم : تصنیف مولانا عبداللہ لغاری مرحوم

یہ تفسیر بھی مذکورہ بالا طرز پر تحریر شدہ ہے ۔ جس میں قرآن مجید کی مشکل سورتوں یعنی حوامیم کا ترجمہ و تفسیر پیش کی گئی یہ تفسیر $\frac{۲۰ \times ۳۰}{۴}$ کے بڑے سائز میں تقریباً دو سو صفحات پر مشتمل قلمی صورت میں حافظ محمد یعقوب صاحب قادری کراچی والے کے پاس موجود ہے ۔ (۵۰)

۲۴) الظھور فی تفسیر سورۂ نور از مولوی عبداللہ چانڈیو ساکن گانؤملا تحصیل گڑھی یاسین جیک آباد سندھ

یہ سورہ نور کی اچھی تفسیر ہے جسے ادارہ اشاعت القرآن خیر پور نے ۱۹۸۰ء میں شائع کیا ہے۔ (۵۱)

۲۵) تفسیر و ترجمہ سورہ یٰسٓ : مولوی عبداللہ صاحب چانڈیہ۔

یہ مولوی صاحب کی دوسری تفسیر ہے۔ جو سورۂ یٰسٓ پر مشتمل ہے۔ اسے پاکستان الیکٹرک پرنٹنگ پریس شکارپور نے ۱۹۸۱ء میں شائع کیا ہے۔ (۵۲)

۲۶) ترجمہ و تفسیر پارہ الم : از علماء شیعہ اثنا عشری

یہ ترجمہ و تفسیر خیر پور کے اثناء عشری حضرات نے ۱۹۶۰ء میں ٹائپ میں طبع کرا کے شائع کیا ہے۔ (۵۳)

۲۷) تفسیر تفہیم القرآن جلد اول ، دوئم،سوئم اور ششم از سید ابوالاعلی مودودی مترجم سندھی مولانا جان محمد بھٹو از سورہ فاتحہ تا سورہ انفال ، سورہ نور اور پارہ عمّ۔ (وفات ۱۹۸۲ء) و امیر الدین مہر

عہد حاضر کی تفاسیر میں تفہیم القرآن کا جو مقام و مرتبہ ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں ہے۔ یہ اس صدی کی معرکۃ الآراء تفاسیر میں سے ہے۔ جس نے نوجوان ذہن ، جدید تعلیم یافتہ افراد اور دین سے برگشتہ لوگوں کو بڑا متاثر کیا اور لاکھوں ذہنوں میں اسلام کا نقش ثبت ہوا ۔ مولانا مرحوم نے اسلام کا انقلابی پہلو اجاگر کیا جسکی وجہ سے اسلامی انقلاب اور اسلامی نظام کی لہر اٹھی ۔ اس لہر میں تفہیم القرآن کا اہم کردار ہے۔ تفہیم القرآن کے اس وقت تک سات زبانوں میں تراجم ہو چکے ھیں یا ہو رہے ھیں ۔ ان

میں سے ایک سندھی زبان ہے۔ اس ترجمہ کی ابتداء مولانا جان محمدؒ نے کی تھی اس لئے الفضل لمن سبق کے مطابق وہ اس سعادت میں سندھی میں ترجمۂ تفاسیر کے پیش رو ھیں۔

مولانا جان محمد بھٹو کا شمار سندھ کے بڑے علماء اور مبلغین میں ھوتا ہے آپ کے والد مولوی محمد مبارک بھٹو اچھے عالم اور حکیم تھے۔

مولانا جان محمدؒ نے تعلیم سے فراغت کے بعد ھی دعوت و تبلیغ کا کام شروع کر دیا تھا۔ لیکن ۱۹۵۰ء سے تو باقاعدہ ھمہ تن اس راہ میں لگ گئے اور وفات تک یکسوئی سے دعوت و تبلیغ میں مصروف رھے۔ آپ کو قرآن مجید کی تعلیم عام کرنے کی دھن تھی۔ چنانچہ اپنے تبلیغی دوروں میں درس قرآن کا خصوصی اھتمام کرتے تھے اور قرآن مجید کے مضامین بیان کرتے تھے۔

آپ کی سندھی زبان بڑی شستہ اور فصیح تھی۔ پورے سندھ میں دورے کرنے اور بچپن و جوانی کا کچھ حصہ اپر سندھ، لوئر سندھ اور پھر وسطی سندھ میں قیام کرنے کی وجہ سے آپ میں تمام علاقوں کی لسانی خوبیاں موجود تھیں اور تحریر میں کسی ایک خطے کے لہجے کا غلبہ نہیں تھا۔

مولانا بھٹو مرحوم نے تفہیم القرآن کا ترجمہ کافی عرصہ پہلے غالباً ۱۹۵۸ء میں شروع کر دیا تھا لیکن دعوتی و تبلیغی مصروفیات کی وجہ سے زیادہ توجہ نہیں دے سکے۔ البتہ آخر عمر میں اس کام کی طرف توجہ کی اور جب دعوتی دورے سے واپس اپنے گھر آتے تو ترجمہ کیلئے وقت نکالتے تھے۔ اس طرح آپ نے تفہیم القرآن کی تقریباً پونے دو جلدوں کا ترجمہ مکمل کیا تھا کہ ناگہانی اجل نے اس کام سے ان کا ھاتھ روک دیا۔

مولانا کے انتقال کے بعد یہ سعادت راقم الحروف کے حصہ میں آئی۔ چنانچہ سورہ التوبہ سے اپریل ۱۹۸۳ء سے میں نے ترجمہ شروع کیا اور اسوقت تک تیسری جلد مع چھٹی جلد کا ترجمہ ہو چکا ہے۔ اب صرف دو جلدیں چوتھی اور پانچویں باقی رہ گئی ہیں۔ الحمدللہ ترجمے کا یہ سلسلہ جاری ہے۔

ابتداء میں تفہیم القرآن سندھی کی طباعت ایک ایک پارہ کر کے شروع کی گئی اور سندھ اسلامک پبلیکیشن حیدرآباد نے ۱۹۷۲ء میں پہلا پارہ اور اسی سال دوسرا پارہ ، ۱۹۷۵ء میں تیسرا پارہ اور چوتھا پارہ اور ۱۹۷٦ء میں پانچواں پارہ شائع کیا۔

اسکے بعد جلد اول ، اردو اشاعت کی ضخامت کے مطابق فروری ۱۹۸۳ء میں طبع ہوئی۔ پھر اپریل ۱۹۸۵ء میں آخری جلد شائع ہوئی اور ۱۹۸٦ء میں دوسری جلد طبع ہوئی۔ یہ تینوں جلدیں بھٹائی پرنٹنگ پریس لطیف آباد حیدرآباد میں طبع ہوئیں۔ اور سندھ اسلامک پبلیکیشنز لطیف آباد حیدرآباد سے شائع ہوئی ہیں۔ جلد اول کا پہلا اور دوسرا ایڈیشن ختم ہو گیا چنانچہ اس کا تیسرا ایڈیشن چھپ چکا ہے تیسری جلد کا ترجمہ مکمل ہو گیا ہے اور اس کی کتابت ہو رہی ہے۔ انشاء اللہ سال رواں میں طبع ہو جائیگی۔

تفہیم القرآن کا سندھی ترجمہ لفظی اور سلیس زبان میں ہے۔ البتہ محاوراتی رنگ بھی موجود ہے۔ مترجمین نے متن قرآن کا ترجمہ تفہیم کے ترجمہ کے مطابق ہی کیا ہے۔ البتہ الفاظ کا انتخاب کرنے اور ترجمہ سہل و بامحاورہ بنانے کیلئے مولانا تاج محمود امروٹیؒ، قاضی عبدالرزاق اور احمد ملاح کے ترجمے بھی پیش نظر رکھے ہیں۔

تفہیم القرآن کا ترجمہ مکمل ہونے پر سندھی زبان کی تفاسیر میں ایک بہترین علمی اضافہ ہو گا۔ (۵۴)

(۲۸) بیان بے نظیر قــرآن کی تفسیر ملقب بدیع التفاسیر
از ابو محمد بدیع الدین شاہ الراشدی السندی المکی

پیر بدیع الدین شاہ الراشدی کا تعلق پیر جھنڈے والے مشہور راشدی خاندان سے ہے۔ آپ مسلکاً اہلحدیث ھیں اور سندھ میں اہلحدیثوں کے قائد ھیں۔ اپنی علمیت کی وجہ سے ملک گیر شہرت رکھتے ھیں۔ آپ حافظ قرآن ، محدث، جیّد عالم و واعظ ھیں۔ درس و تدریس اور تصنیف و تالیف کے ساتھ دعوت و تبلیغ کا کام بھی کرتے ھیں۔

پیر صاحب جذباتی و جلالی طبیعت اور اپنے مسلک میں شدت رکھتے ھیں۔ اسی وجہ سے ایک مرتبہ سندھ سے ھجرت کر کے مکہ مکرمہ چلے گئے تھے۔ لیکن اپنی طبیعت اور شدت کی وجہ سے وھاں بھی قیام نہیں کر پائے اور چند سال رہ کر واپس آ گئے۔

بدیع التفاسیر کی اسوقت تک دو جلدیں شائع ہو چکی ھیں۔ جلد اول صرف مقدمۂ تفسیر ہے۔ جو درمیانی سائز میں ۴۴۰ صفحات پر مشتمل ہے۔ دوسری جلد صرف سورۃ فاتحہ کی تفسیر ہے۔

تفسیر کے ناشر ڈاکٹر سید ابوالعطاء محمد صالح شاہ بخاریؒ مقدمہ تفسیر کے دیباچے میں تفسیر کی وجہ تالیف و تصنیف بیان کرتے ہوئے لکھتے ھیں۔

,,قارئین کے ھاتھــوں میں یہ" مقــدمہ بیان بے نظیر قرآن کی تفسیر لقب بدیع التفاسیر ,,اسی مقصد کیلئے تصنیف و طبع ھو کر پہنچا ہے۔ یہ پہلی جلد صرف مقدمہ پر مشتمل ہے۔ اس کے علاوہ چھ یا سات جلدیں تفسیر کی تیار ھو رھی ھیں جو جیسے جیسے شائع ھوتی رھینگی ویسے ھی قارئین کی خدمت میں پہنچتی رھینگی" اس وعدے کے مطابق ایک جلد مزید سورہ فاتحہ کی چھپ گئی ہے

لیکن اسکی ضخامت و پیر صاحب کی علمیت سے اندازہ ہے کہ یہ تفسیر دس جلدوں تک جائے گی ۔

مقدمہ کے مطالعہ سے معلوم ھوتا ہے کہ زیادہ تر اتقان للسیوطی کے مضامین کو اس میں سمویا گیا ہے۔ پھر ایسے مضامین لائے گئے ھیں جو ایک عام قاری کی سمجھ سے بالا ھیں ۔ مزید طرفہ یہ کہ آیات و احادیث کے عربی متن کو ٹائپ میں لکھا گیا ہے اور کوئی اعراب نہیں ھیں اسلئے غیر عربی دان نہ تو پڑھ سکتا اور نہ ھی سمجھ سکتا ہے۔

پیر صاحب چونکہ اھلحدیث مناظر اور مجتھد فی المذھب ھیں اسلئے تفسیر مناظرانہ رنگ لئے ھوئے ہے۔ بلکہ بعض مقامات پر مقلدین اور خصوصاً حنفیہ پر تنقید کی گئی ہے۔ جسکی وجہ سے زیادہ لوگ اس تفسیر سے استفادہ نہیں کریں گے ۔ بھرحال سندھی میں عالمانہ، مناظرانہ اور اھلحدیث مسلک کے مطابق پہلی تفسیر ہے اور سندھی زبان کے دینی لٹریچر میں اچھا اضافہ ہے ۔ نیز پیر صاحب اور عقیدتمندوں کے پاس مالی وسائل کی کمی نہیں ہے اسلئے امید ہے کہ یہ تفسیر مکمل طبع ھو جائیگی ۔ (٥٥)

(٢٩) قرآن مجید مترجم از اعلی حضرت احمد رضا خان (ف ١٣٤٠ھ) و تفسیری حاشیہ از مولانا نعیم الدین مراد آبادی ترجمہ سندھی از فقیر قربان علی سکندری فقیر غلام سرور سکندری ۔

,,سندھی میں تراجم قرآن مجید،، میں ھم بیان کر چکے ھیں کہ کنزالایمان کا ترجمہ مفتی محمد رحیم سکندری نے کیا ہے جو زیر طبع ہے۔ البتہ اعلی حضرت کے ترجمہ پر جو تفسیری نوٹ مولانا نعیم الدین مراد آبادی کے ھیں ان کا ترجمہ مذکورہ بالا دو حضرات نے کیا

ہے۔ اسطرح یہ قرآن مجید جس طرح اردو میں مطبوعہ ہے اسی طرح سندھی میں مکمل طور پر منتقل ہو گیا ہے۔ (۵٦)

(۳۰) تفسیر قرآن مجید سندھی از مولانا عبدالکریم بیر والہ

مولانا عبدالکریم صاحب کی شخصیت و علمیت کا تذکرہ اس سے قبل کر آئے ھیں ان بزرگ کے بارے میں ان کے شاگردوں سے معلوم ہوا ہے کہ آپ قرآن مجید کی تفسیر لکھ رہے ھیں جو تکمیل کے مراحل میں ہے۔ مولانا کی علمیت کو دیکھتے ہوئے توقع ہے کہ یہ تفسیر علمی لحاظ سے اعلی معیار کی ہو گی۔

(۳۱) ترجمہ تفسیر ضیاء القرآن از پیر محمد کرم شاہ صاحب الازہری

سندھ کے احباب اور پیر صاحب کے متعلقین سے معلوم ہوا کہ ضیاء القرآن کا ترجمہ سندھی زبان میں ہو رہا ہے اور مقامی علماء اسکا ترجمہ کر رہے ھیں۔ نیز معلوم ہوا کہ پارہ عمّ کا ترجمہ اور تفسیر فرقان احمد صاحب نے حیدر آباد سے شائع کیا ہے۔

تفسیر ضیاء القرآن کا علمی و تفسیری معیار بہت اچھا ہے اور اس دور کی مقبول عام تفاسیر میں سے ہے۔ لہذا اس کا سندھی میں ترجمہ عمدہ علمی اضافہ ہو گا۔

نوٹ :

تراجم و تفاسیر کے علاوہ علوم القرآن و علوم التفسیر پر بھی سندھی میں متعدد کتابیں لکھی گئی ھیں جن میں مضامین قرآن اور قرآن مجید سے تعلق رکھنے والے دیگر تفسیری علوم پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ ان کا تفصیلی بیان کرنے سے مضمون طویل ہو جائیگا۔ البتہ انکی ایک مختصر فہرست پیش کی جاتی ہے۔

(۱) ,,الھی آواز جو آلاپ،، حصہ اول از حاجی شاھنواز پیر زادہ مطبوعہ چندن الیکٹرک پرنٹنگ پریس حیدرآباد، ۱۹۴۷ء۔

(۲) ,,الهی آواز جو آلاپ،، حصه دوئم مطبوعه مذکوره بالا پریس ۱۹۴۷ء

(۳) بیان القرآن از مولوی عبدالله کیریه مطبوعه نذیر پرنٹنگ ورکس کراچی ، ۱۹۵۰ء ـ

(۴) آسان جو قرآن از محمد یعقوب اڍو ,,جلیس ،، هالائی صفحات ۱۸۴ طباعت : الزمان پرنٹنگ پریس هالا حیدر آباد ، سال ۱۹۵۳ء

(۵) فضائل قرآن از غلام محمد ایس پنوهر حیدر آباد ، صفحات ۲۴۰ سال اشاعت ۱۹۴۰ء

(٦) انتخاب قرآن از مولوی غلام مصطفی دادوی مطبوعه جمال پرنٹنگ پریس حیدر آباد سال ۱۹٦۰ء ونسیم برادرس ۱۹٦٦ء ـ

(۷) فضائل قرآن از مولانا محمد زکریا صفحات ۱۱۴ مطبوعه فردوس پرنٹنگ پریس سال ۱۹٦٦ء

(۸) شان بسم الله از حاجی شاهنواز شائق بدینوی رحیمی پبلیکیشنز بدین ، ۱۹۷۰ء ـ

(۹) غنچه هدایت از عبدالهادی سرهیه ، یه علوم القرآن پر بهترین کتاب هے جو سندهی میں پهلی مرتبه لکهی گئی هے صفحات ۲۳۰ ، سال اشاعت ۱۹۷۱ء ـ

(۱۰) قرآن فهمی کے بنیادی اصول از مولانا سید ابو الاعلی مودودیؒ ترجمه سندهی مولانا جان محمد بهٹوؒ شائع کرده سنده اسلامی پبلیکیشن حیدر آباد ، سال ۱۹۷۴ء ـ

(۱۱) قرآنی معلومات از شاه محمد منگی ثاقب شائع کرده کتاب محل پبلی کیشنز ، ۱۹۸۱ء

(۱۲) دعوت الی القرآن از شمس الـدین عباسی صفحات ۱۹۹ جلد اول سال اشاعت ۱۹٦۷ء

(۱۳) فضائل قرآن مجید از سعـــد الله ابڑو طابع ربانی پرنٹنگ پریس حیدر آباد ـ

(۱۴) کنز العبرت از مولوی عبدالله لغاری صفحات ۱۲۲ طبع اول ـ یه قرآن مجید کی مختلف آیات کا ترجمه ہے ـ

(۱۵) قرآنی انقلاب از محمد عثمان ڈیپـــلائی ، صفحات ٦۰ اسلامیه دار الاشاعت حیدر آباد ، طبع اول ـ

(۱٦) قرآنی خزانه از محمد عثمان ڈیپلائی صفحات ۱۷۰ اسلامیه دارالاشاعت حیدر آباد طابع اسلامیه پریس حیدر آباد ـ

نمبر شمار از ۱ تا ۱٦ کا ماخذ چھپیل سندھی کتابن جی ببلیوگرافی مطبوعه انسٹیٹیوٹ سنڌھیالاجی و ببلیو گرافی مولوی محمد ادریس ہے ـ

حواشی

(١) قرآن مجید کے سندھی ترجمے اور تفسیر میں » از علامہ غلام مصطفی قاسمی صفحہ ١٣٥
(٢) سندھی زبان میں تراجم اور تفاسیر از پروفیسر محمد سلیم بحوالہ سیارہ قرآن نمبر صفحہ ١٩٥
(٣) قرآن مجید کے سندھی ترجمے اور تفسیریں از علامہ قاسمی بحوالہ رسالہ مہران صفحہ ١٣٣
(٤) سندھی زبان میں قرآن مجید کے تراجم اور تفاسیر از پروفیسر محمد سلیم سیارہ قرآن مجید نمبر ص ، ١٩٥
(٥ ـ الف) سندھ کی ادبی تاریخ ص ١٩ ـ
(٥) ب) مقالہ سندھی زبان کی تاریخ از محمد اسماعیل عرسانی ـ
(٦) سندھی زبان میں قرآن مجید کے تراجم و تفاسیر پروفیسر محمد سلیم
(٧) انسائیکلو پیڈیا پنجاب یونیورسٹی جلد ١٦/١ صفحہ ٦١٥
(٨) الف) قرآن مجید کے سندھی ترجمے اور تفسیریں از علامہ قاسمی صفحہ ١٣٦
(٨) ب) سندھ جی ادبی تاریخ از الحاج محمد صدیق میمن ص ٢٠١ تا ٢٠٦
(٩) قرآن مجید کے سندھی ترجمے و تفسیریں از علامہ قاسمی صفحہ ١٣٧
(١٠) اسلامی انسائیکلو پیڈیا از سید قاسم محمود ص ١٢١
(١١) قرآن مجید کے سندھی ترجمے اور تفسیریں از علامہ غلام مصطفی قاسمی ص ١٣٩
(١٢) قرآن مجید کے سندھی ترجمے و تفسیریں از علامہ قاسمی
(١٣) سندھی لکھنے والوں کی ڈائریکٹری مطبوعہ سندھیالاجی ص ١٧٦
(١٤) دیباچہ قرآن مجید مترجم از قاضی عبدالرزاق مطبوعہ عباسی کتب خانہ کراچی
(١٥) قرآن مجید کے سندھی ترجمے اور تفسیریں از علامہ قاسمی ص ١٥٠
(١٦) قرآن مجید کے سندھی ترجمے اور تفسیریں از علامہ قاسمی ص ١٥١
(١٧) قرآن مجید کے سندھی ترجمے اور تفسیریں از علامہ قاسمی ص ١٥٢
(١٨) ترجمہ قرآن مجید از قاضی عبدالرزاق دیباچہ
(١٩) قرآن مجید کے سندھی ترجمے اور تفسریں ص ١٥٢ از علامہ قاسمی ـ
(٢٠) نور القرآن از مولانا احمد ملاح
(٢١) قرآن مجید کے سندھی میں ترجمے و تفسیریں از علامہ قاسمی ص ١٦٥
(٢٢) قرآن مجید کے تراجم و تفاسیر از پروفیسر محمد سلیم ص ١٩٨ سیارۂ ڈائجسٹ قرآن نمبر
(٢٣) چھپیل سـسندھی کتابن جی ببلیو گرامی ص ٦٥ ـ ٦٦ از انسٹیٹیوٹ آف سندھیالاجی
(٢٤) ببلیو گرافی از مولوی محمد ادریس سومرو کراچی
(٢٥) قرآن مجید کے سندھی ترجمے و تفسریں از علامہ غلام مصطفی قاسمی
(٢٦) قرآن مجید کے سندھی ترجمے و تفسیریں از علامہ غلام مصطفی قاسمی
(٢٧) خط از جامعہ راشدیہ پیر جوگوٹھ از فقیر قربان علی سکندری .
(٢٨) قرآن مجید کے سندھی ترجمے اور تفسیریں از علامہ قاسمی ـ
(٢٩) فرائض الاسلام علامہ محمد ہاشم ٹھٹھوی ص ١٣ ـ ٢٢

(٣٠) قرآن مجید کے سندھی ترجمے اور تفسیریں از علامہ غلام مصطفی قاسمی ص ١٥٣
(٣١) قرآن مجید کے سندھی ترجمے اور تفسیریں علامہ غلام مصطفی قاسمی ص ١٥٦
(٣٢) قرآن مجید کے سندھی ترجمے اور تفسیر از علامہ غلام مصطفی قاسمی ص ١٥٧
(٣٣) قرآن مجید کے ترجمے و تفسیریں از علامہ غلام مصطفی قاسمی .
(٣٤) " " " " " "
(٣٥) قرآن مجید کے سندھی ترجمے و تفسیریں از علامہ غلام مصطفی قاسمی ۔
(٣٦) ایضاً
(٣٧) ایضاً
(٣٨) قرآن مجید کے سندھی ترجمے و تفسیریں از علامہ غلام مصطفی قاسمی .
(٣٩) چھپیل سندھی کتابن جی ببلیو گرافی ص ٣٥
(٤٠) قرآن مجید کے سندھی ترجمے و تفسیریں از علامہ قاسمی ۔
(٤١) سندھ کی ادبی تاریخ از خانبہادر محمد صدیق میمن ص ٢٥٠
(٤٢) ایضاً
(٤٣) قرآن مجید کے سندھی ترجمے اور تفسیریں از علامہ قاسمی ص ١٦١
(٤٤) سندھی ادب کا تاریخی جائزہ
(٤٥) قرآن مجید کے سندھی ترجمے و تفسیریں از علامہ قاسمی
(٤٦) قرآن مجید کے سندھی ترجمے اور تفسیریں از علامہ قاسمی، ص ١٦٣
(٤٧) قرآن مجید کے سندھی ترجمے اور تفسیریں از علامہ قاسمی
(٤٨) چھپیل سندھی کتابن جی ببلیوگرافی و قرآن مجید کے سندھی ترجمے و تفسیریں
(٤٩) قرآن مجید کے سندھی ترجمے و تفسیریں از علامہ قاسمی .
(٥٠) ایضاً
(٥١) سندھی کتابن جی ببلیوگرافی از مولوی محمد ادریس سومرو کراچی .
(٥٢) سندھی دینی کتابوں کی ببلیوگرافی از مولوی محمد ادریس سومرو کراچی
(٥٣) قرآن مجید کے سندھی ترجمے و تفسیریں از علامہ قاسمی
(٥٤) تفہیم القرآن کے متفرق ایڈیشن
(٥٥) مقدمہ بدیع التفاسیر از ابو محمد بدیع الدین شاہ الراشدی طباعت ١٣٩٧ ھ
(٥٦) خط از جامعہ راشدیہ پیر گوٹھ مکتوبہ مترجمین .